جارہے ہیں ڈال کر مٹی وہ جن پہ ناز تھا

از جناب مولانا عبدالرحمن عاجزؔ مالیرکوٹلوی۔ فیصل آباد

نالۂ بلبل میں کیا پیغام سوزوساز تھا
غنچہ غنچہ گلستان کا گوش برآواز تھا

خاک سے پیدا ہوا تو خاک میں مل جائے گا
ہے وہی انجام تیرا جو ترا آغاز تھا

کوہ وصحرا کیا لرزتے تھے زمین وآسماں
یہ مسلمان تن آساں جب کبھی جاں باز تھا

تو حقیقت اور طریقت کے جھمیلوں میں نہ پھنس
دین قیم اب معما ہے نہ پہلے راز تھا

موت آئی اور انسان کو اچک کر لے گئی
اقرباء مجبور تھے معذور چارہ ساز تھا

موت سے پہلے جو مصروف تکلم تھا ابھی
لمحہ بھر کے بعد وہ اک ساز بے آواز تھا

الفت اہل جہاں پر کیا بھروسہ کیجئے
جارہے ہیں ڈال کر مٹی وہ جن پہ ناز تھا

آہ اے عاجزؔ نظر آتے نہیں وہ لوگ آج
لب پہ جن کے ذکرِ حق، سینوں میں سوز وساز تھا